مصنّف : خواجہ الطاف حسین حالی
مقدمہ : مرتضیٰ حسین فاضل

مثنویاتِ حالی

شیخ مبارک علی ناشر و تاجر کتب
اندرون لوہاری دروازہ لاہور - پاکستان
1966

روٹی کیونکر میسّر آتی ہے

یہ کھاتے ہو جو تم ہر روز روٹی — بتاؤ کیونکہ ہے تیار ہوتی
اگر آٹے کی پکتی ہے تو آٹا — بتاؤ ہے کہاں سے روز آتا؟
اگر آٹا یہ گیہوں کا ہے پستا — تو پھر یہ پیسنا ہے کام کس کا
گیہوں کس طرح ہوتے ہیں میسّر؟ — اور آتے ہیں کہاں سے اور کیونکر
کسانوں کا ہے یہ احسان ہم پر — کہ ہوتے ہیں گیہوں ہم کو میسّر
یہی پہنچاتے ہیں بندوں کو روزی — خدا کے گھر کا سمجھو ان کو مودی
انہیں کا کام ہے ہر فصل کی کاشت — انہیں کا کام ہے محنت کی برداشت
یہی بو کر ہم پہنچاتے ہیں ناج! — ہے اس میں ساری خلقت انکی محتاج
کساں اکثر اِدھر کے اور اُدھر کے — گیہوں لے آتے ہیں چھکڑوں میں بھر کے
جو بازاروں میں بیٹھے ہیں دوکاندار — وہ ان چھکڑوں کے ہوتے ہیں خریدار
گیہوں کا بھاؤ اک کر کے مقرّر — دکانوں میں وہ اپنی لیتے ہیں بھر
پڑا رہتا ہے سب غلّہ سے بازار — جدھر دیکھو اُدھر غلّہ کا انبار
گیہوں ہم لوگ لیتے ہیں انہیں سے — روپے کے، دو روپے کے، دس روپے کے
تمہارا باپ ہے جو کچھ کماتا — اناج اس کا ہے وہ بھی مول لاتا
تمہاری ماں کو دے دیتا ہے لاکر — وہ ان کو چن پھٹک کر اور بنا کر
خود اپنے ہاتھ سے ہے پیس لیتی — لگا رکھی ہے اس نے گھر میں چکّی

اِسی چکّی کا پیسا تھا وہ آٹا چڑھے پروان ہو تم جس کو کھا کھا
وہ بے چاری ہمیشہ صبح ہوتے کہ جب تم بے خبر ہوتے ہو سوتے
جھٹ آٹا پیسنے جا بیٹھتی ہے عجب بندی خدا کی محنتی ہے
وہ ہے اس ہاتھ سے چکّی چلاتی اور اس سے غلّہ پیہم ڈالے جاتی
جب اس کا ہاتھ تھک جاتا ہے دایاں بدل لیتی ہے تب وہ ہاتھ بایاں
کبھی گھبرا کے دل ہی دل میں اپنے خدا کا نام وہ لگتی ہے جپنے
کبھی دل کو خدا سے لو لگا کر تسلّی دیتی ہے وہ گیت گا کر
جب آٹا پیس چکتی ہے تو گویا سمجھتی ہے بڑا گڑھ میں نے جیتا
پھر آٹا چھان کر بھوسی جدا کر اسے بھرتی ہے مٹکے میں اُٹھا کر
لگی پھر گوندھنے آٹا چھپا چھپ اور اس میں مارتے مُکّی شپا شپ
وہ یوں آٹے کو ہے دیتی جھٹکتی کہ گویا لڑ رہی ہے اُس سے کشتی
جب آٹا گوندھ چکتی ہے تو لے کر توا دیتی ہے رکھ چولھے کے اُوپر
بناتی ہے گندھے آٹے کے پیڑے کہ ہو جس طرح سے جلدی نبیڑے
وہ جھپ جھپ پھر پکا لیتی ہے روٹی چپاتی خواہ ہلکی خواہ موٹی
ذرا دیکھو تو کوئی اس کی پھرتی توے پر دم میں ڈالی اور اُلٹی
پکا کر، ریندھ کر، کھا کر، کھلا کر ہوئے جھوٹے جو باسن دھو دُھلا کر
لیا کچھ اور گھر کا کام دھندا یہی ہے اس کا صبح و شام دھندا
کبھی ایندھن نہیں ہوتا میسّر تو لے کر وہ طباق آٹے کا سر پر
پہنچتی ہے بچاری سیدھی تندور نہیں جو اس کے گھر سے کچھ بہت دور
وہ بھٹیارا جو ہے تندور والا سب آٹا اس سے پکواتے ہیں لا، لا
لگا رہتا ہے صبح و شام تانتا اِک آتا ہے دکاں پر ایک جاتا
وہ باندھے بیٹھا رہتا ہے لنگوٹی لگاتا ہے بہت پھرتی سے روٹی
گھڑی ہاتھوں پہ پھیلائی، بڑھائی رفیدے پر دھری اور چپٹ لگائی

دکھاتا ہے وہ یوں ہاتھوں کے انداز ــــ کہ جیسے کوئی پھرتیلا پٹے باز
وہ ہے یوں پیٹتا پیڑوں کو پیہم ــــ کہ گویا ٹھونکتا ہے پہلوان خم
اُترتی روٹیاں ہیں باری باری ــــ وہ گرما گرم سوندھی اور کراری
اُتر سب روٹیاں جب آئیں پک کے ــــ تو دسترخوان سے لاتی ہے ڈھک کے
ادھر تم ساری بہنیں اور بھائی ــــ ہو اس دھن میں کہ آئی ماں اب آئی
تکا کرتے ہو بھوکے راہ ماں کی ــــ سمجھتے کچھ نہیں پر چاہ ماں کی
وہ کرتی رہتی ہے تم سب کی خدمت ــــ نہیں ملتی اُسے مرنے کی فرصت
یہی رہتا ہے دن رات اُسکو رونا ــــ پکانا - ریندھنا - سینا - پرونا
بُندھی رہتی ہے تم بچوں میں دن رات ــــ کرے بھی تو کسی سے کیا کرے بات
نہ ہوش اچھے کا اُس کو اور بُرے کا ــــ نہ ہدڑا پہننے اور اوڑھنے کا
کہیں پڑھ رہنا، فارغ جبکہ ہونا ــــ کوئی سونے میں داخل ہے یہ سونا؟
ڈھلا دن اور چڑھا سر، کھانے کا فکر ــــ تمہارے باپ کا گھر آنے کا فکر
سویرے کا وہ نکلا نکلا گھر سے ــــ پھرے گا شام کو جب کام پر سے
تو اس کو دیکھتے ہی آپ سے آپ ــــ بڑے اور چھوٹے ہو جائینگے چپ چاپ
قدم رکھے گا جو نہیں گھر کے اندر ــــ سنبھل بیٹھو گے تم سب اس سے ڈر کر
اور امّاں چھوڑ کر پھر سوئی تاگا ــــ لگے گی لینے اُس کا آگا تاگا
وہ سستانے نہیں پاتا کہ لا کے ــــ بچھا دیتی ہے دسترخوان آ کے
گھڑی تم کو گھڑی جھلتی ہے پنکھا ــــ گھڑی پانی پلاتی ہے وہ لا لا
دیئے جاتی ہے تم سب کو وہ سالن ــــ رہے اپنے لیے گو کچھ نہ لاون
جو بچ رہتی ہے پیچھے ہڈی بوٹی ــــ لگا کر اُس سے کھا لیتی ہے روٹی
اُسے تم کو کھلانے سے ہے مطلب ــــ نہیں کچھ اپنے کھانے سے ہی مطلب
اگر کھانے میں آئی تم کو لذت ــــ تو سمجھو لگ گئی نیگ اس کی محنت
نہ پکّا گر مزے کا تو نگوڑی! ــــ ہوئی جاتی ہے دل میں تھوڑی تھوڑی

بھلا ماں کے سوا کس سے بن آئے؟
نہ کھاتے آپ اور تم کو کھلائے

تمہیں کیا فکر ان جھگڑوں کا بھائی
کہ ملتی ہے تمہیں پکی پکائی

پکانے سے نہ پکوانے سے مطلب
اگر ہے تم کو تو کھانے سے مطلب

ذرا سی دیر کھانے میں اگر ہو
تو تم رو رو کے گھر سر پہ اٹھا لو

نہ اُلفت باپ کی تم جانتے ہو؟
نہ ماں کی مامتا پہچانتے ہو؟

نہ ان کی محنتوں کی ہے خبر کچھ؟
نہ اُن کی جانفشانی پر نظر کچھ؟

نہیں کر سکتے حق اُن کا ادا تم
کرو اُن پر سے گر جاں بھی فدا تم

دل و جاں سے کرو تم اُن کی عظمت
بجا لاؤ ادب سے اُن کی خدمت

سمجھ لو اس سے ماں کی قدر و عظمت
کہ اس کے پاؤں کے نیچے ہے جنّت

تمہیں محنت سے پالا اور پوسا
ستایا تم نے پر اُس نے نہ کوسا

سبق ماں باپ سے یہ سیکھ رکھو
بڑے ہو کر یہی کرنا ہے تم کو

مزا جب ہے کہ ہاتھ اُن کا بٹاؤ
بڑے ہو کر تم اُن کے کام آؤ

کبھی ہونا نہ تم سُست اور کاہل
لگانا اپنے اپنے کام میں دل

نہ ڈھیلی چھوڑنا تم اپنی ڈوری
سمجھنا جی چُرانے کو بھی چوری